جناب حامد میر (ایڈیٹر روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد)

ایمان کے بیوپاری

"میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔

"جی کیجئے۔ لیکن پہلے اپنا تعارف تو کروائیے"۔

"حضرت تعارف بھی کروادیں گے۔ آپ نے بڑی مشکل سے ملاقات کا وقت دیا ہے۔ میں اس وقت کو تعارف میں ضائع نہیں کروں گا"۔

"ملاقات میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی تھی کہ آپ نے فون پر اپنا تعارف نہیں کروایا۔ تعارف کے بغیر ملاقات خواہ مخواہ پُر اسرار بن جاتی ہے۔ جب آپ نے کہا کہ پاکستان کے مسائل کا حل صرف آپ کے پاس ہے اور مجھے آپ کی بات ضرور سننی چاہیئے تو میں اپنے وطن کے نام پر آپ سے ملاقات کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اب آپ مہربانی کریں اور تعارف کروادیں"۔

"تعارف کو ماریں گولی۔ ذرا مسائل کی طرف آئیں۔ ہمارے دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک غیر ملکی قرضوں کا بوجھ اور دوسرا کشمیر۔ کیوں ٹھیک کہا ناں میں نے"

"جی بالکل ٹھیک کہا آپ نے!"

"تو پہلے دن ان دو مسائل کو حل کر لیتے ہیں پھر باقی مسائل بھی دیکھ لیں گے"۔

"تو ان دو مسائل کو ہم کیسے حل کر سکتے ہیں؟"

"حضرت ان دو مسائل کو حل کرنے کا ذمہ ہم لیتے ہیں"۔

"ذمہ آپ لیتے ہیں۔ کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ ہم غیر ملکی قرضوں کا بوجھ اتاریں گے۔ اس طرح پاکستانی معیشت مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہو جائے گی اور دوسرے مرحلے میں ہم عالمی برادری کو کشمیر کا مسئلہ حل کرنے پر مجبور کریں گے"۔

"ہم سے کیا مراد ہے۔"

"ہم سے مراد ہم ہیں۔"

"یعنی آپ؟"

"جی ہیں!"

"تو آپ کون ہیں؟"

"حضرت آپ خود سمجھ جائیں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم صرف تین ماہ میں نہ صرف ۳۲ ارب ڈالر کے غیر ملکی قرضے ختم کردیں گے۔ بلکہ تین چار ارب ڈالر اضافی بھی مہیا کریں گے"۔

"آپ یہ سب کیسے، کریں گے آپ ہیں کون؟"

"حضرت میں ایک پاکستانی ہوں۔ آپ کی طرح اس ملک سے محبت کرتا ہوں۔ میرے اجداد نے اس ملک کے لئے بڑی جدوجہد کی تھی۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی۔ اس کے باوجود ہم اس ملک کے کام آنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کو بھی ہمارے کام آنا ہوگا"۔

"آپ اپنی شرط کھل کر بیان کریں"۔

"جی تو عرض یہ ہے کہ اس وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ ہمیں غیر مسلم قرار دے چکی ہے۔ حالانکہ ہم مسلمان ہیں اور عقیدہ ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور آپ پارلیمنٹ کے ذریعہ ہمیں دوبارہ مسلمان قرار دلوادیں تو آپ کے ملک کا تمام غیر ملکی قرضہ اتار دیا جائے گا"۔

"اچھا تو آپ قادیانی ہیں؟"

"جی میں قادیانی ہوں۔"

"آپ کو کس نے بھیجا ہے؟"

"میں اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورے کے بعد آپ کے پاس آیا ہوں"۔

"جناب میں تو پارلیمنٹ نہیں ہوں۔ آپ کو اپنی شرط ارکان پارلیمنٹ کے سامنے رکھنی چاہیے"۔

"جی ہم تو رکھیں گے، لیکن خطرہ ہے کہ آپ جیسے لوگ ہماری مخالفت کریں گے"۔

"جی ہم تو ڈٹ کر مخالفت کریں گے"۔

"وہ کیوں؟"

"اس لئے کہ آپ عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں"۔

"یہ پراپیگنڈہ ہے۔ جھوٹ ہے، بہتان ہے۔"

"کیا آپ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے؟"

"میں آپ کو سمجھائے دیتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے باہر سے کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ البتہ ان کی امت کے اندر سے ایک نبی آسکتا ہے جو ان کا فرمانبردار ہوگا اور ہم مرزا غلام احمد صاحب کو اپنا امتی نبی قرار دیتے ہیں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام ہے"۔

"دیکھو میاں! میرے پاس بحث کا وقت نہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ احزاب سمیت ایک سو سے زائد آیات ختم نبوت کی دلیل دیتی ہیں۔ دو سو سے زائد احادیث ختم نبوت کی گواہی دیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ "میں خاتم الانبیاء ہوں"۔ لہذا ہم کسی امتی نبی کو نہیں مانتے۔ صحابہ کرامؓ نے نبوت کے ایک دعویدار مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی۔ جس میں ۱۲۰۰ مسلمان شہید ہوئے اور حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے کذاب کو قتل کر دیا۔ جبکہ ۱۹۵۳ء میں اس پاکستان میں چلنے والی

تحریک ختم نبوت میں ۱۰ ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ یہ ۱۰ ہزار قربانیاں کسی غلط فہمی میں نہیں دی گئیں۔ بہت سوچ سمجھ کر دی گئیں۔ آپ لوگ اس تجویز کے ذریعہ اپنے خلاف مزید نفرت اور بد امنی کو دعوت دیں گے"۔

"تو کیا ہم سمجھیں کہ آپ کو پاکستان سے کوئی محبت نہیں؟"

"پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اسلامی تعلیمات سے انحراف پاکستان سے غداری ہے۔ جو آپ کی تجویز پر عمل در آمد کےلیے رضامندی ظاہر کرے گا۔ وہ غدار کہلائے گا"۔

"اچھا چلئے ایسا کر لیں کہ جب یہ تجویز منظر عام پر آئے تو آپ مخالفت کی بجائے خاموشی اختیار کر لیں۔ آپ کو اور آپ کے وطن کو بہت فائدہ ہوگا"۔

"مجھے کسی فائدے کی پرواہ نہیں۔ مجھے حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ آپ لوگ اپنی یہ تجویز ارباب اختیار کے کان میں ڈال رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیئے کہ کوئی بھی سچا مسلمان دنیاوی فائدے کے لئے اپنے ایمان کا سودا نہ کرے گا"۔

"آپ جذباتی ہو رہے ہیں"۔

"ایمان کے بیوپاریوں کا مقابلہ صرف سچے جذبے سے ہو سکتا ہے"۔

"ہمیں آپ سے کوئی مقابلہ نہیں کرنا۔ اللہ آپ کو ہدایت دے۔ ہم چلتے ہیں"۔

"جاتے جاتے اپنا تعارف تو کروا دیجیئے!"

"پھر کبھی سہی"۔

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد صفحہ ۲۔ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۹۹ء)

بقیہ از ص 44

ان حقائق کو جانتے ہوئے اگر آپ چودھری غلام احمد پرویز کو مفسر قرآن بلکہ مسلمان مانتے ہیں تو آپ کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا ڈائریکٹر ہونے کا کوئی حق نہیں کویت میں جو لٹریچر پکڑا گیا ہے اس کا حکومت کویت کے صاحبان علم و معارف نے گہرا مطالعہ کیا ہے۔ (خصوصاً مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، کویت نے کلیدی اور قابل فخر کردار اداء کیا ہے۔ تحریک ردّ پرویزیت کے داعی بن کر علماء سعودی عرب خصوصاً امام کعبہ اور مفتی اعظم سے پرویز کے کفر پر فتوے حاصل کئے ہیں) اس کے حیل و عقاید کو اچھی طرح سمجھا ہے۔ چونکہ پرویز صاحب نے ملت اسلامیہ کے پیروکاروں میں کشیدگی و افتراق کی کوشش کر کے اپنے عقائد فاسدہ کی ترویج و اشاعت کی تعمیل کی کوشش کی ہے اس لئے حکومت کویت نے پرویز صاحب کے مراکز تبلیغ کو بند کر دیا ہے۔

(بہ شکریہ "روزنامہ اوصاف" اسلام آباد، ۲۲، ۲۳، اگست ۱۹۹۹ء)